© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادار یہ

......عصرِ حاضر کے میڈیائی انقلاب میں کتب کی اہمیت......

کتاب ہر دور میں انسان کا بہترین رفیق رہی ہے۔ و خیر الجلیس فی الزمان کتاب .... اللہ تبارک وتعالی نے انسانوں کی بھلائی' رہنمائی اور ہدایت کے لئے کتاب ہی کا ذریعہ اختیار فرمایا چنانچہ انبیاء علیہم السلام پر اسفار وکتب کا نزول ہوا۔اور آخری نبی ﷺ پر کتاب ہدایت' کتاب مبین' قرآن کریم نازل کی گئی۔

انسانوں کے نام اللہ تعالی کے آخری پیغام قرآن کریم کا پہلا سبق اقراء باسم ربک .... ہے۔ جو اس بات کی طرف واضح اشارہ ہے کہ حصولِ ہدایت وخدا شناسی کے لئے حصول علم ومطالعہ انتہائی اہم ہیں۔

مطالعہ علمی ترقی اور فکری وسعتوں کو پروان چڑھاتا ہے۔جس قدر کسی کا علم اور مطالعہ زیادہ مثبت ہے اسی قدر اس کی شخصیت متوازن ہے۔

اسلاف کی تاریخ وسوانح کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جتنی نامور شخصیات گزری ہیں سب کتاب ومطالعہ سے گہرا شغف رکھتی تھیں۔

بدقسمتی سے اسلامی دنیا میں بالعموم اور برصغیر میں بالخصوص اب کتب کے مطالعہ کی عادت تقریبا ختم ہورہی ہے اور صورت حال یہ ہے کہ کتابیں قارئین کی تلاش وانتظار میں ہیں۔ ایک زمانہ تھا جب قاری کتاب کی تلاش میں رہتا تھا اور کتاب خریدنے کی سکت نہ ہونے کے سبب مانگ کر پڑھنے پر مجبور ہوتا' اسی عمل نے پبلک لائبریریوں کو وجود بخشا جہاں سے کتاب عاریتا لے کر پڑھی جاسکتی ہوں۔ امام ابن جوزی (م ۵۹۷ھ) نے لکھا ہے:

میری طبیعت کتابوں کے مطالعہ سے کسی طرح سیر نہیں ہوتی' جب کوئی نئی کتاب نظر پڑ جاتی ہے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کوئی خزانہ ہاتھ لگ گیا' اگر میں کہوں کہ میں نے طالب علمی میں بیس ہزار کتابوں کا مطالعہ کیا ہے تو بہت زیادہ معلوم ہوگا۔

☆ الیقین لا یزول بالشک ☆ (فقہی ضابطہ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں نے مدرسہ نظامیہ بغداد کے پورے کتب خانہ کا مطالعہ کیا' جس میں چھ ہزار کتابیں ہیں' اسی طرح بغداد کے کتب خانہ الحنفیہ' کتب خانہ الحمیدی' کتب خانہ عبدالوہاب' کتب خانہ ابی محمد وغیرہ جتنے کتب خانے میری دسترس میں تھے سب کا مطالعہ کرڈالا۔

اس مطالعہ کے نتیجہ میں امام ابن الجوزی نے تصنیف وتالیف کی طرف رخ کیا تو علم کے دریا بہادئے' چنانچہ فرماتے ہیں:

" میں نے اپنی انگلیوں سے دو ہزار جلدیں لکھی ہیں "۔ابن جوزی کی تصانیف کا اندازہ یومیہ نو جز ہے۔جو سالانہ پچاس سے ساٹھ جلدیں بنتی ہیں۔

حافظ منذری کے بارے میں ان کے پڑوسی ابراہیم بن عیسی کہتے ہیں کہ میں قاہرہ میں حافظ منذری کے پڑوس میں بارہ برس رہا' ہمارا گھر ان کے گھر کی اوپر والی منزل میں تھا' میں نے رات کو جس کسی حصہ میں بھی اٹھ کر دیکھا تو چراغ کی روشنی میں ان کو مطالعہ میں مشغول پایا۔(متاع وقت اور کاروان علم ص ۱۹۶)

اخیر عمر میں حافظ منذری فرماتے تھے میں نے اپنے ہاتھ سے نوے جلدیں اور سات سو اجزا لکھے ہیں

مشہور محدث ابن شاہین نے تصنیف و تالیف میں صرف روشنائی جو استعمال کی اسی کی قیمت سات سو درہم بنتی تھی۔امام محمد کی تالیفات ایک ہزار کے لگ بھگ ہیں۔علامہ ابن جریر طبری نے تین لاکھ اٹھاون ہزار اوراق لکھے۔علامہ باقلانی نے صرف معتزلہ کے رد میں ستر ہزار اوراق لکھے۔امام غزالی نے اٹھتر کتابیں لکھیں' جن میں صرف یاقوت التاویل چالیس جلدوں میں ہے۔

معانی القرآن' غریب القرآن' اختلاف النحویین وغیرہ کے مصنف امام احمد بن یسار ثعلب' نحو ولغت کے امام تھے' تیسری صدی ہجری میں انتقال ہوا' اور مطالعہ کا ذوق ہی ان کی موت کا سبب بنا' ایک دن راہ چلتے چلتے کتاب دیکھتے جارہے تھے کہ سامنے سے کوئی سرپٹ دوڑتا ہوا گھوڑا آیا جس کی ٹکر سے کھڈ میں جاگرے' بے ہوش ہوگئے' گھر آتے آتے روح قفس عنصری سے پرواز کرچکی تھی۔(متاع وقت اور کاروان علم ص ۱۶۶)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے بارے میں نزہۃ الخواطر میں لکھا ہے کہ رات کی تاریکیوں میں بھی مطالعہ پر چھائے رہتے کئی بار ایسا ہوا کہ دوران مطالعہ سامنے جلتے ہوئے چراغ سے آپ کا

☆ یقین شک کی وجہ سے زائل نہیں ہوتا ☆ (فقہی ضابطہ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عمامہ جل گیا لیکن آپ کو اسی وقت اندازہ ہوتا جب آگ عمامہ کو جلاتے جلاتے سر کے بالوں تک پہنچتی۔ وہ خود فرماتے ہیں' کہ مطالعہ کرتے کرتے جب رات نصف سے زائد گزر جاتی تو والد گرامی ازراہ شفقت فرماتے ارے بابا کیا کر رہے ہو؟ میں جلدی سے لیٹ کر کہتا آرام کر رہا ہوں۔ کچھ دیر بعد دوبارہ بیٹھ کر مطالعہ شروع کر دیتا۔

یہ سب اس زمانہ کی باتیں ہیں جب آج کے دور کی سہولتیں میسر نہ تھیں' اس زمانہ میں زندگی پر مشقت تھی سفر کے لیئے دراز گوش بھی میسر آ جاتا تو غنیمت خیال کیا جاتا ورنہ پیادہ پا سفر کیئے جاتے تھے۔ ہوا میں اڑتے ہوئے محلات نما طائرات' زمین پر دوڑتے ہوئے گھر نما سیارات' ریل کی پٹڑیوں پر دوڑتی ہوئی بازار نما قطارات اس زمانہ نے خواب میں بھی نہ دیکھی تھیں۔

اس زندگی کی راتیں روشنی کی زبوں حالی کا شکار تھیں' کہاں آج کا یہ بجلی کا جھلمل کرتا ہوا عالم اور کہاں وہ ٹمٹماتے چراغ کی اداس روشنی' لیکن آہ اس چراغ کا انتظام بھی تو ہر ایک کے بس کی بات نہ تھی۔ پاسبانوں کی قندیلوں کی روشنی میں رات بھر مطالعہ کرتے' پڑھتے اور لکھتے جاتے تھے۔ (متاع وقت اور کاروان علم ص ۹۲) جبکہ لکھنے کے لئے نہ آج کا قلم ایجاد ہوا تھا نہ کاغذ' نرکل کا قلم' معمولی دوات اور ہڈیوں یا چمڑے کے ناہموار ٹکڑے' جن پر ان کا ہاتھ اس سرعت سے چلتا تھا کہ آج کے نوجوانوں کا فاؤنٹین پین اور بال پوائنٹ بھی کاغذ پر اس تیزی سے کیا لکھتا ہوگا۔

ان تمام تر سہولتوں کے باوصف جو آج لکھنے پڑھنے کے لئے میسر ہیں'

ؔ کتابیں .... مرثیہ خواں ہیں کہ .... قاری نہ رہے'

اس پر طرہ یہ کہ میڈیائی انقلاب آ گیا ہے' عصر حاضر کے اس میڈیائی انقلاب نے نوجوانوں کی راتیں اپنی گرفت میں لے لی ہیں۔ انٹرنیٹ پر تفریح طبع entertainment کے نام سے جو کچھ مواد موجود ہے وہ اخلاقی قدروں کو پامال کرنے اور جنسی بے راہروی کے فروغ کا باعث بن رہا ہے۔

جب کتابیں مہنگی ہوں' اور میڈیائی تفریح سستی بلکہ مفت ہو تو کتاب بینی کی عادت ڈالنے کے لئے خاصی محنت درکار ہوگی۔

کہا جاتا ہے کہ انٹرنیٹ پر کتابیں ڈال دی جائیں تو بہت سے نوجوانوں کے لئے کارآمد ہو سکتی ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ بہت سے نوجوانوں کی یہ تعداد اتنی کم ہے جسے شمار کرنے کے لئے چراغ لے کر نکلنا ہوگا۔

☆ لاثواب الا بالنية ☆ (فقہی ضابطہ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اصل بات یہ ہے کہ ہمارے ہاں کتاب بینی کی عادت بنی ہی نہیں جس کا ثبوت یہ ہے کہ نوجوانوں کی کسی محفل میں جائیے کتابوں کا ذکر تذکرہ کہ رات کو کس کتاب کا مطالعہ کیا' کون سی کتاب نئی آئی ہے' کس کتاب کی تقریب رونمائی ہورہی ہے' کس مصنف کے زیر قلم کون سی کتاب ہے' کس فن پر کون سی کتاب مطالعہ کی جانی چاہئے یہ اور اس طرح کی گفتگو سننے کو کان ترس جائیں گے' ہاں مگر کون سی فلم کس چینل پر اور کون سا ڈرامہ کس ٹی وی پر آرہا ہے' آج کل چیٹنگ کس کس سے ہورہی ہے' اور کون سی ویب سائٹ کمپیوٹر ٹیکنالوجی کے حوالہ سے یا جنسی وتفریحی اعتبار سے لاجواب ہے' یہ سب سننے کو ملے گا۔ صرف چند نوجوان ایسے ہوں گے اور وہ بھی کسی مذہبی پروگرام میں جو آپس میں یہ گفتگو بھی کرتے سنائی دیں گے کہ فلاں ویب سائٹ پر اسلام کے بارے میں کیا غلط کیا صحیح معلومات ہیں اور کون سا اسکالر کس ویب سائٹ سے سنا اور دیکھا جاسکتا ہے۔ ہماری بہ نسبت یورپ میں رہنے والے مسلم نوجوانوں کی ایک معقول تعداد اس طرح کی ویب سائٹس میں زیادہ دلچسپی رکھتی ہے۔

ایسی صورتحال میں نئی نسل کو مطالعہ کی طرف مائل کرنے اور کتاب بینی کی عادت ڈالنے کے لئے سخت محنت اور ایثار کی ضرورت ہے' لکھنے والوں کو اب نئے اسلوب و نئے انداز اپنانا ہوں گے۔ اور ناشرین کو معیار طباعت پر زور دینے کی بجائے کتابوں کی قیمتیں کم کرنے اور قارئین بڑھانے پر زور دینا ہوگا۔

کتنی عجیب بات ہے کہ چودہ کروڑ عوام کے ملک میں جس کی اکثریت مسلمان ہے اسلامی اور دیگر موضوعات پر شائع ہونے والی کتب کا پہلا ایڈیشن شائع ہوتا ہے تو ایک ہزار یا گیارہ سو کی تعداد میں چھپتا ہے' اور یہ ایک ہزار یا گیارہ سو کتابیں مختلف کتب خانوں سے ہوتی ہوئی سال دو سال میں فروخت ہوکر قارئین تلاش کرپاتی ہیں۔ ۔جس مصنف کی کتاب کا ایک ایڈیشن سال بھر سے کم عرصہ میں فروخت ہوجائے وہ خوشی سے پھولے نہیں سماتا کہ کتاب ہاتھوں ہاتھ نکل گئی' واضح رہے کہ ہم مذہبی کتب کی بات کررہے ہیں آزاد شعرو شاعری' رومانوی ادب' افسانوی ادب یا بے ادب تحریروں اور کتابوں کی بات نہیں کررہے۔ اگر کسی کتاب کے دوچار برس میں دوچار ایڈیشن نکل گئے تو سمجھا جاتا ہے کتاب بہت مقبول ہوگئی' مگر یہ نہیں سوچا جاتا کہ دوچار ایڈیشن کا مطلب چودہ کروڑ کے سمندر میں دوچار ہزار قارئین کا ہونا ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کے اسباب کیا ہیں' یقیناً اس کے اسباب متعدد بھی ہیں اور

☆ ثواب کا دارومدار نیت پر ہے ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

متعددالنوع بھی ۔حکومت کی جانب سے مصنفین، ناشرین اور قارئین کی عدم سرپرستی سب سے اہم سبب ہے ۔ اور پھر اس پر مستزاد یہ کہ میڈیا سے کتاب کی عظمت پر کوئی سلسلۂ گفتگو، کتابوں کے تعارف کا کوئی معقول انتظام، کتابوں پر حوصلہ افزا تبصروں کا کوئی پروگرام، کتاب بینی کی ترغیب کا کوئی اشتہار، مطالعہ کی ضرورت پر کوئی سیمینار، کتب اور مؤلفین کی پذیرائی کے لئے سال میں دو چار کانفرنسز کا کوئی اہتمام، کہیں نہیں ہے۔

شو بز کے نام سے ہر ماہ بلکہ ہر ماہ میں کئی کئی پروگرام ہو جاتے ہیں، فلمی دنیا کی عظمت عوام کے دلوں میں جاگزیں کرنے، فلم اسٹارز کی کاوشوں کو اجاگر کرنے، ان کے فن کی تعریف کرنے رقاصاؤں اور مغنیات کو داد دینے، میڈل دینے، اور نہ جانے کیا کیا دینے کے لئے ہر وزیر مشیر کوٹ پتلون کسے بیٹھا ہے مگر علم و ادب کی دنیا کے کسی پروگرام کے لئے کسی وزیر کو آمادہ کرنا جوئے شیر بہا لانے کے مترادف ہے۔ بسنت جیسی فضول تفریح کی سرپرستی کے لئے سربراہ مملکت کی مصروفیات سے بھی وقت نکل آتا ہے مگر کتاب کی تقریب رونمائی اور کسی کتاب میلہ کے افتتاح کے لئے دوسرے درجے کے سرکاری افسران بھی بمشکل تمام وقت دے پاتے ہیں۔

اشاعت کتب میں مقتدرہ کی عدم دلچسپی کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ کوئی سرکاری ادارہ دعوے سے نہیں کہہ سکتا کہ ملک میں اب تک شائع ہونے والی کتب کی حتمی تعداد کیا ہے؟ کس زبان میں کتنی کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور کتب کی اشاعت کے سلسلہ میں حکومتی حصہ کتنے فی صد ہے؟ ناشرین نوحہ کناں ہیں کہ کاغذ اور طباعت کے مواد و مشینری پر ڈیوٹی اور ٹیکس زیادہ ہیں، مصنفین رونا روتے رہتے ہیں کہ ہر طبع ہونے والی کتاب کے اصل اخراجات سے زیادہ اس کی ترسیل و تقسیم کے اخراجات ہیں۔

دنیا کے تمام ترقی یافتہ اور بعض ترقی پذیر ممالک متعدد کتب، جرائد اور مجلات پڑھنے والوں کو مفت مہیا کرتے ہیں ۔سعودی عرب ہر سال حج کے موقع پر قرآن کریم کے نسخے، کیسٹس اور لاکھوں کروڑوں کتابیں اپنے مخصوص نظریات کے پرچار کے لئے مفت تقسیم کرتا ہے۔ مگر ہمارے ہاں سرکاری خرچ پر کتابیں شائع کر کے مفت تقسیم کرنے کا کوئی رواج نہیں، پتنگیں البتہ کچھ عرصہ سے ضرور بٹتی دیکھی ہیں ۔ پرائمری سطح پر اسکول کی نصابی کتب مفت مہیا کرنے کا زور شور سے اعلان ہوا مگر جلد ہی یہ کتب بھی غائب ہو گئیں۔

☆ الضرورات تبیح المحظورات ☆ ضرورتیں ممنوعات کو مباح کر دیتی ہیں ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بعض دینی انجمنیں اور رفاہی ادارے کتب کی اشاعت اور مفت تقسیم کا کام کرتے ہیں مگر ان کی شائع کردہ کتب بھی مخصوص حلقوں تک ہی محدود رہتی ہیں۔

کتابوں کی گرانی کا عالم یہ ہے کہ جو کتاب یورپ میں دس روپے میں مل جاتی ہے وہ یہاں سو روپے کو بھی نہیں ملتی۔ ہم نے یورپ کی نقالی بہت سے معاملات میں کی ہے مگر کتب بینی اور مطالعہ میں ہم نے ان سے کچھ نہیں سیکھا اور شاید ہم ان کی منفی باتوں ہی کی نقالی کرتے ہیں مثبت کی نہیں۔ یورپ میں اور بالخصوص برطانیہ میں ہر شخص خواہ وہ کسی بھی عمر کا کیوں نہ ہو فرصت کا ہر لمحہ کتاب کا مطالعہ کرنے میں گزارتا ہے۔ بسوں میں گاڑیوں میں' جہازوں میں' پارکوں میں' ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارمز پر اور ہوائی اڈوں کی انتظار گاہوں میں مسافروں کی بڑی تعداد کتابوں پر جھکی نظر آتی ہے۔ ہر شخص کے پاس ایک بیگ ہر وقت ہے جس میں اس کی ضروریات کی دیگر اشیاء کے علاوہ دو چار کتابیں ضرور رہتی ہیں۔

یورپ کے لوگوں کو کتب بینی کا عادی ان کے ٹیچرز ان کے والدین' ان کے میڈیا' ان کے مذہبی و لامذہبی رہنماؤں نے بنایا ہے اور اب وہ مطالعہ کے ایسے رسیا ہیں کہ بغیر کتاب کے انہیں وقت گزارنا بہت دشوار لگتا ہے۔

بدقسمتی سے ہمارے ہاں نہ تو مطالعہ کی عادت اساتذہ نے ڈالی ہے نہ درسگاہوں نے' نہ خانقاہی نظام سے کتب بینی کی ہدایت ملی نہ محراب و منبر سے' خاندانی طور پر مطالعہ کی عادت ہمارے خاندانوں کے مختلف پس منظروں اور غیر تعلیم یافتہ گھرانوں کے سبب بھی ہے' ہمارے ہاں خواندگی کا تناسب ہی اتنا کم ہے تو مطالعہ کرنے والوں کا کیا ہوگا۔

مطالعہ کی عادت نہ ہونے' کتب کی خریداری میں عدم دلچسپی اور کتب بینی سے طبیعت کے عدم میلان کا رجحان روز بروز بڑھ رہا ہے۔ ایسے میں اس شعور کو بیدار کرنے کی شدید ضرورت ہے کہ میڈیائی انقلاب کے باوجود کتاب کی اپنی ایک اہمیت ہے۔ اور نوجوان نسل کو مطالعہ کتب کا عادی بنانے کے لئے کی جانے والی ہر کوشش یقیناً قابل تحسین ہے۔

باوجودیکہ ائمہ و خطبا کی ایک بڑی تعداد خود مطالعہ کی عادی نہیں ہم ائمہ و خطبا سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ اپنے وعظوں میں کتب بینی کی اہمیت اور مطالعہ کی افادیت پر ضرور گفتگو فرمائیں اور وقتاً فوقتاً اپنی تقاریر میں بعض کتابوں کے بار بار نام لیتے رہیں اپنی تقاریر کے حوالہ جات اور مصادر کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ذکر کرتے رہیں تو امید ہے کہ عوام میں کتب بینی اور مطالعہ کی عادت پیدا ہوگی۔ اسی طرح اساتذہ اپنی اپنی کلاسوں میں طلبہ کو مطالعہ کتب کی طرف متوجہ کرتے رہیں۔ اور ناشرین کتب وقتاً فوقتاً کتب کے سستے اسٹال اور نمائشوں کا اہتمام کرتے رہیں تو قوم میں مطالعہ کتب کی عادت بیدار ہوسکتی ہے۔ میڈیا کا کردار اس سلسلہ میں نہایت اہم ہے' نئے نئے ٹی وی چینلز اگر ایک آدھ پروگرام تعارف کتب کے حوالہ سے جاری کریں تو حصول ہدف میں خاصی کامیابی ہوسکتی ہے۔ ارباب اقتدار فی الحال پتنگ بازی کے فروغ میں کوشاں ہیں ادھر سے انہیں فرصت ملے تو وہ شاید کبھی کتب بینی وکردار سازی کی بات کریں۔ ہم اللہ رب العزت کی بارگاہ میں ملتمس ہیں کہ وہ اپنے فضل سے اس بھٹکی ہوئی قوم کو راہ ہدایت پر گامزن کردے اور اس قوم کو اس کا بھولا ہوا سبق اقراء باسم ربک.......... یاد کرنے کی توفیق عطا فرمادے (آمین)

قارئین کرام سے ضروری گزارش

مجلہ فقہ اسلامی کی ترتیب' طباعت اور ترسیل میں تاخیر ہوسکتی ہے' لیکن اگر کسی بھی انگریزی ماہ کی ۲۵ تاریخ تک رسالہ نہ ملے تو براہ کرم خط لکھ کر مطلع فرمائیں تاکہ دوسری کاپی اگر اسٹاک میں ہو تو بھیجی جاسکے۔ بعض احباب سال کے آخر میں اطلاع دیتے ہیں کہ انہیں اس سال فلاں فلاں ماہ کا رسالہ نہیں ملا' سال کے آخر میں رسالہ بھیجنا اس لئے مشکل ہوتا ہے کہ اولاً تو رسالہ بچتا نہیں اور بچ جائے تو ہم جلد کرانے کے لئے بھیج دیتے ہیں۔ اس طرح ہم قارئین خصوصاً ممبر حضرات کی ضرورت پوری نہیں کرپاتے۔ لہذا جناب سے گزارش ہے کہ جس ماہ رسالہ نہ ملے اس ماہ کے آخری ہفتے میں خط لکھ کر مطلع فرمادیا کریں۔

ہم خریدار ہیں..................رسالہ ردی والے کو نہ دیں

بعض طلبہ اور عام قارئین رسائل پڑھنے کے شوقین تو ہوتے ہیں مگر چند رسائل جمع ہوجائیں تو ردی والے کو بیچ دیتے ہیں۔ مجلہ فقہ اسلامی کے سابقہ شمارے اگر آپ کے پاس ہیں اور اب یہ آپ کے کام کے نہیں رہے تو براہ کرم ردی میں بیچنے یا کسی کو دینے کی بجائے ہمیں واپس کردیجئے ہم ردی والوں سے زیادہ قیمت پر خریدیں گے اور ان سابقہ شماروں کی رقم مع ڈاک خرچ شکریہ کے ساتھ آپ کو ارسال کردیں گے اور اگر آپ چاہیں تو ان کے بدلے آئندہ سال رسالہ مفت آپ کو بھیجتے رہیں گے۔

☆العادة محكمة ☆ عادت کو حکم بنایا گیا ہے یعنی فیصلہ عرف کے مطابق ہوگا

© rasailojaraid.com